OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

تکملہ فتح الملہم: ایک تعارفی مطالعہ
Takmilah Fath al-Mulhim: An Introductory Study

Dr. Zill-e-Huma
Assistant Professor, Islamic Studies Department, Lahore College for Women University, Lahore
Dr. Hajira Mariam
Lecturer, Islamic Studies Department, Lahore College for Women University, Lahore

Abstract

The field of Hadith studies contains a wealth of knowledge accumulated over centuries by religious scholars. One particularly noteworthy contribution is "Takmila Fath al-Mulhim," an extensive commentary on the Hadith collection of Imam Muslim. Mufti Muhammad Taqi Usmani, a prominent modern-day Islamic scholar, carried forward the exegetical work started by the late Allama Shabbir Ahmad Usmani. Allama Usmani's scholarly pursuits and political commitments had prevented him from finishing the commentary during his lifetime. Mufti Usmani took up the unfinished project and brought it to completion as a continuation of Allama Usmani's efforts. Mufti Taqi Usmani dedicated close to 19 years to finish the unfinished portion on the "Section on Marriage." Given its expansive contents on Hadith, Fiqh and contemporary issues, this commentary can be compared to a library itself. It serves as an invaluable reference for Hadith scholars and students alike. This article provides an overview of the distinctive features and

CC BY

salient contributions of "Takmila Fath al-Mulhim." It highlights the commentary's comprehensive nature, Mufti Usmani's authoritative interpretations, and its accessibility to contemporary readers. The legacy of meticulous Hadith scholarship established by Allama Shabbir Usmani finds its completion through Mufti Taqi Usmani's rigorous efforts in this work.

Key Words: Takmila Fath al-Mulhim, Mufti Muhammad Taqi Usmani, Commentary, Hadith studies, Comprehensive commentary, Authoritative interpretations

تمہید

دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور تیسری صدی ہجری میں ائمہ ستہ کی مشہور زمانہ تالیفات وجود میں آگئیں۔ احادیث کی جمع وترتیب اور تہذیب کا یہ سلسلہ چلتارہااور مختلف انداز سے محدثین احادیث کوترتیب دینے کی خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن اس میں جو تلقی بالقبول صحیحین کو حاصل ہوااور ان کی صحت پر امت مسلمہ کا جو اجماع ہوا، یہ مقام عظیم کسی اور مجموعہ حدیث کو حاصل نہ ہو سکا۔ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ صحیحین کی شروح میں سے ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) کی فتح الباری "بدرالدین عینی (۸۵۵ھ) کی "عمدۃ القاری" علامہ ابوزکریا یحیی بن شرف النووی (۶۴۶ھ) کی " صحیح مسلم بشرح النووی"، علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ) کی "فتح الملہم" اور جسٹس تقی عثمانی کی "تکملہ فتح الملہم" کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح ہذادر اصل شبیر احمد عثمانی کی شرح "فتح الملہم" کا تکملہ ہے۔ یہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی ہجری کے وسط میں " صحیح مسلم " کی شرح "فتح الملہم" لکھنے کا آغاز کیا۔ آپ نے یہ شرح "کتاب النکاح" تک تحریر فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے لیے پاکستان کی شکل میں ایک ایسے خطہ کے حصول کی کاوشیں شروع ہو گئیں، جہاں مسلمان انگریزوں اور ہندوئوں کی غلامی سے نکل کر آزادی کی زندگی گزار سکیں۔ انگریزوں کی قوت اور ہندوئوں کی اکثریت سے مسلمانوں کے ل یے ایک علیحدہ خطہ کا حصول ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس خواب کی عملی تعبیر میں سرگرم ہوئے تو تصنیف و تالیف کا کام رک گیا اور "کتاب النکاح" سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے اور "فتح الملہم" کا یہ کام تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ شرح ہذا کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے حکم پر ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً پونے انیس سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ کو مولانا محمد تقی عثمانی کے ہاتھوں سے "فتح الملہم" کی تکمیل فرمادی۔ محمد تقی عثمانی صاحب موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر، مفسر، محدث اور مفکر ہیں۔ موصوف کی اس شرح میں یک جا اتنا محد ثانہ اور محققانہ مواد مل جاتا ہے کہ صرف اسی ایک تصنیف کو متعلقہ مباحث میں ایک کتب خانہ کے قائم مقام قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ تصنیف اساتذۂ حدیث اور طالبان علوم نبوت کے لیے ایک گراں

قدر علمی تحفہ، مباحث، معلومات، فوائد و نکات اور نادر تحقیقات و تنقیحات کا ایسا خزانہ بن گئی ہے جو انہیں سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ کر دیتی ہے۔ جلیل القدر ائمہ محققین نے بھی شرح ہذا کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔[1] مقالہ ہذا تکملہ فتح الملہم کے تعارفی جائزہ سے متعلق ہے۔

سببِ تالیف

مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتی محمد شفیع کے حکم پر یہ شرح لکھی۔ موصوف فرماتے ہیں" :وکان والدی العلامة الفقيه المحقق الشيخ المفتى محمد شفيع رحمه الله تعالى مؤسس دار العلوم بكراتشى، من أكثر الناس شغفا بهذا الشرح، وأكثرهم شوقا الى اكماله و تتميمه، فكم كان يتمنى أن يجد وقتايسد فيه هذا الفراغ، ولكنه كان مزدحم الأشغال، و متوالى الأسفار، فلم يستطع ذلك الى آخر حياته، فالتمس ذلك من غير واحد من علماء عصره، ولكن لم يتفق ذلك لأحد منهم، فأمرنى رحمه الله تعالى فى آخر سنة من أيام حياته أن أشرع بعون الله تعالى فى تأليف بقية الشرح تحت اشرافه وارشاده"۔[2]"میرے والد علامہ فقیہہ محقق شیخ مفتی محمد شفیع بانی دار العلوم کراچی کو اس شرح سے بہت شغف تھا اور اس کی تکمیل کا بہت شوق تھا، وہ تمنا کرتے تھے کہ انہیں وقت ملے اور وہ اس فراغت میں اس خلا کو پر کر سکیں، لیکن ان کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں اور پے در پے سفر در پیش تھے، وہ اپنی زندگی کے اخیر تک ایسا نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنے زمانہ کے بہت سارے علماء کرام سے التماس کی (کہ وہ اس شرح کو مکمل کریں) لیکن کسی سے ایسا نہ ہو سکا، انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال میں مجھے حکم دیا کہ اللہ کی مدد کے ساتھ ان کی نگرانی اور ہدایات کے مطابق باقی شرح کی تالیف شروع کروں"۔

مفتی تقی عثمانی صاحب کی مشروط رضامندی

مفتی تقی عثمانی صاحب اپنی کم علمی اور کم ہمتی کی وجہ سے خود کو اس بھاری فریضہ کی ادائیگی کے لائق نہیں سمجھتے تھے، لیکن بعد ازاں وہ اس شرط پر تیار ہوئے کہ ان کے والد محترم ان کی راہنمائی کریں گے۔ اسی سیاق میں مفتی تقی عثمانی صاحب رقمطراز ہیں" :وكنت، لقصور باعى و قلة بضاعتى، أجد نفسى قاصرا عن تحمل هذا العبأ الثقيل، واقتحام هذا البحر الزاخر، ولكن شجعنى حضرة الوالد رحمه الله على ذلك بأنه سوف يرى كل ما أكتب، ويرشدنى فيه بآرائه، وأفكاره، وعلومه، وتجاربه العلمية"۔[3]"اور میں، اپنی ہمت کی کوتاہی اور کم علمی کی وجہ سے اس بھاری بوجھ کو اٹھانے اور بڑے وسیع سمندر میں داخل ہونے سے قاصر تھا، لیکن میرے والد کی اس بات نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں جو لکھوں گا، وہ دیکھا کریں گے اور اپنی آراء، افکار، علوم اور علمی تجارب سے رہنمائی کریں گے"۔

مفتی شفیع صاحب کا کردار

مولانا تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتیٔ اعظم کی زیرِ نگرانی اس شرح کو ضبطِ تحریر میں لانا شروع کیا۔ گویا تحریرِ شرح میں مفتی شفیع صاحب کا کردار نمایاں ہے۔ وہ اپنے بیٹے کے کام کو توجہ اور یکسوئی سے دیکھتے اور انہیں قیمتی مشوروں سے نوازتے۔ مولانا تقی عثمانی صاحب کے نزدیک یہ زمانہ ان کی زندگی کی قیمتی ساعتیں تھیں جیسا کہ صاحبِ تکملہ بیان کرتے ہیں" :وشرعت بتوفيقه فى شرح كتاب الرضاع، وكنت كل يوم أعرض على حضرة الوالد۔ رحمه الله۔ كل ما كتبته فى ذلك اليوم، فيسمع منى كل حرف منه بكل عناية واصغاءٍ، و يشير علیّ فى مواضع منه بالاصلاح

والتعديل، ويزوّدنى فى مواضع بفوائد علمية، وأبحاث نادرة، ويدلنى مرارا على أساليب أتخذها فى التأليف، ليسهل على الطالب منال معانى الكتاب۔ فو الله كانت تلك الساعات من أحلى أيام حياتى، أعيشها فى ظلال وارفة من حنان والد مشفق كريم، و عطف أستاذ رؤف، وأدعية شيخ مرشد كامل، أقضى نهارى فى جو عبق من نفحات الكتب العلمية، أجتنى ثمرات العلم من هنا و هناك، وأمسى ليلى فى كنف حضرة الوالد رحمه الله، يغمرنى بأنظاره المليئة حبا و حنانا، و يفيض على من معارفه الفواحة، ويمدنى بأدعيته التى لا أحمل متاعا أغلى منها ولاأحلى"۔[4] "اللہ کی توفیق سے "کتاب الرضاع" کی شرح شروع کی، میں ہر دن اپنے والد کے سامنے پیش کرتا تھا جو کچھ میں اس دن لکھتا تھا، وہ اس شرح میں سے ہر حرف پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ مجھ سے سنتے، بعض جگہوں میں اصلاح و تبدیل کے ساتھ مشورہ دیتے، مختلف جگہوں پر علمی فوائد اور نادر ابحاث کا تحفہ دیتے اور بار بار مجھے ایسے اسالیب پر اشارہ کرتے، جنہیں میں اس تالیف میں اختیار کروں، تاکہ طالبعلم پر کتاب کا مفہوم آسان ہو جائے۔ اللہ کی قسم! وہ گھڑیاں میری زندگی کے دنوں کی بڑی عمدہ (اچھی) تھیں۔ میں انہیں شفیق والد کے سایہ اور نرمی، مہربان استاد کی شفقت اور مرشد کامل کی دعاؤں میں گذارتا تھا، میں اپنا دن علمی کتابوں کی خوشبوؤں کی فضا میں بسر کرتا تھا، یہاں اور وہاں سے علم کے پھل چنتا اور رات اپنے والد کے سامنے بسر کرتا تھا۔ وہ اپنی محبت اور شفقت بھری آنکھوں کے ساتھ مجھے ڈھانپ لیتے اور میرے اوپر وافر علوم بہاتے اور مجھے اپنی دعاؤں سے نوازتے تھے، جن سے زیادہ قیمتی سامان اور میٹھی دولت میں کسی کو نہیں سمجھتا"۔

مفتی شفیع صاحب کی وفات۔ تکملہ فتح الملہم التواء کا شکار

مفتی تقی عثمانی صاحب نے ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ میں صحیح مسلم کی شرح لکھنا شروع کی اور اس کے چند مہینوں بعد ۱۰ شوال ۱۳۹۶ھ میں آپ کے والد مفتیٔ اعظم انتقال فرما گئے۔[5] اس صدمہ کے باعث مفتی تقی عثمانی صاحب کچھ مہینوں تک تکملہ کی تالیف کے قابل نہ رہے۔ اس موقع پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے تاثرات یوں بیان کیے ہیں" :ولكن كل نعيم فى هذه الدنيا زائل، وفوجئت بعد بضعة أشهر بوفاة حضرة الوالد رحمه الله تعالى، وكانت أعظم كارثة فى حياتى، وصرت بعدها كأنى فى صحراء مقفرة، لا ظل فيها ولا ماء، و بقيت مدة فى حيرة واضطراب، لا يمكننى فراق حضرة الوالد من الرجوع الى تأليف هذا الشرح، الذى ما كنت شرعت فيه الا اعتمادا على ارشاده۔ وكم وجدت نفسى بحين عن اكمال هذا العمل بعد وفاته رحمه الله"۔[6] "لیکن اس دنیا میں ہر نعمت زائل ہونے والی ہے اور چند مہینوں کے بعد والد کی وفات کا صدمہ پیش آ گیا اور یہ میری زندگی کا سب سے بڑا حادثہ تھا اور میں اس کے بعد ایسا ہو گیا، گویا میں خالی صحرا میں ہوں، جس میں نہ کوئی سایہ ہے اور نہ پانی اور میں ایک مدت حیرت و اضطراب میں رہا، والد کی جدائی نے مجھے اس شرح کی تالیف کے قابل نہ چھوڑا، جس کو میں نے اسی لیے شروع کیا تھا کہ وہ میری رہنمائی فرمائیں گے اور میں نے اپنے نفس کو پایا، کہ وہ والد کی وفات کے بعد اس عمل کو مکمل کرنے سے عاجز ہے"۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مفتی تقی عثمانی صاحب اس صدمہ سے نکلے اور از سرِ نو تحریرِ شرح کا کام شروع کیا اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

مدتِ تالیف

مولانا تقی عثمانی صاحب نے صحیح مسلم کی شرح "تکملہ فتح الملہم" آٹھارہ سال اور نو ماہ کی مدت میں مکمل کی، جیسا کہ مصنف موصوف مقدمہ میں رقمطراز ہیں" :وقد طالت به المدّة فى تأليف هذا الكتاب حتى استغرقت ثمانى عشر سنة و تسعة أشهر (فانى شرعت فى هذا التأليف لتاريخ ٢٥ جمادى الأولى سنة ١٣٩٦هـ، وقد وقع الفراغ منه لتاريخ ٢٦ صفر سنة ١٤١٥هـ)"۔[7]"اس کتاب کی تالیف میں بہت تاویل مدت لگ گئی ہے، حتی کہ آٹھارہ سال اور نوماہ اس میں صرف ہوگئے (میں نے اس تالیف کو ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ ہجری میں شروع کیا اور اس سے فراغت ۲۶ صفر ۱۴۱۵ ہجری میں ہوئی ہے)"۔

تکمیلِ تکملہ میں تاخیر کے اسباب

پے در پے مشغولیات، لگاتار اسفار اور متفرق انواع کی مصروفیات شرحِ ہذا کی تکمیل میں تاخیر کا سبب بنیں، جیسا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب بیان کرتے ہیں" :لما اعترتة من فترات طويلة لم أستطع فيها أن أستمرّ فى هذا العمل لأشغال متتابعة وأسفار متوالية۔ وكانت هذه المدّة ممّا ازدحمت فيها علىّ الأشغال، و تشعّبت النّشاطات، و تكاثرت المسئوليات، حتى بقيت مرأت منقطعا عن هذا العمل عدّة أشهر، وقد استمرّ هذا الانقطاع فى بعض الأحيان الى سنة أو أكثر۔ وفى الفترات التّى تمكنّت فيها من تأليف هذا الكتاب، لم أستطع أن أخصّ له أكثر من ساعتين كلّ يوم"۔[8]"اس کی تصنیف میں طویل وقفے پیش آگئے۔ پے در پے مشغولیات اور لگاتار اسفار کی وجہ سے میرے لیے ممکن نہ ہو سکا کہ میں یہ عمل جاری رکھ سکوں اور اس مدت میں میرے اوپر بہت سارے کاموں اور متفرق طرح کی مصروفیات کا ہجوم ہو گیا اور ذمہ داریاں زیادہ ہو گئیں، حتی کہ کئی مرتبہ میں اس عمل سے کئی مہینے منقطع رہا اور یہ انقطاع بعض اوقات ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ چلتا رہا اور ان وقفوں میں، جن میں، میں اس کتاب کی تالیف پر قادر تھا، میرے لیے ممکن نہ تھا کہ میں اس کے لیے ہر دن میں دو گھنٹوں سے زیادہ مختص کر سکوں"۔

مولانا محمود اشرف عثمانی، مفتی تقی عثمانی صاحب کی گوناگوں مصروفیات کے تذکرہ میں یوں رقمطراز ہیں" :تکملہ فتح الملہم کی تالیف میں صرف ہونے والی تقریباً انیس سال کی یہ مدت مصنف ممدوح حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم کی گوناگوں مصروفیات کا زمانہ تھا۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی علالت اور پھر وفات کے بعد جامعہ دارالعلوم کراچی کی نائب صدارت کی ذمہ داری، حدیث اور فقہ کی اہم کتابوں کی تدریس، ماہنامہ "البلاغ" اردو اور انگریزی کی ادارت، دارالافتاء کے الجھے ہوئے فتاویٰ کا حل، جدید دور کے معاشی اور اقتصادی مسائل پر تصلب دینے کے ساتھ ساتھ مجتہدانہ اور محققانہ تالیفات، اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت اور وہاں اسلامی نظام کے قیام کے لیے ٹھوس اور مفصل تجاویز، وفاقی شرعی عدالت اور پھر سپریم کورٹ کی شریعت ایپلیٹ بینچ کی رکنیت اور وہاں تاریخ ساز شرعی فیصلوں کی تحریر، دنیا کے مختلف ممالک کے طویل تبلیغی اسفار اور وہاں عربی اور انگریزی زبان میں محققانہ مضامین، ملک کے طول و عرض میں ہونے والی فقہی اور علمی مجالس میں شرکت اور عوام الناس سے تبلیغی اور اصلاحی خطابات کے گوناگوں مشاغل کے ساتھ ساتھ "تکملہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم" کی مسلسل تالیف احقر کے نزدیک کرامت سے کم نہیں ہے"۔[9]

مشتملات و مندرجات

تکملہ فتح الملہم چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

جلد اول: اس جلد کے آغاز میں شیخ عبدالفتاح ابو غدّہ اور ابو الحسن علی الحسنی الندوی کی تقریظات اور شیخ یوسف الدکتور القرضاوی اور شیخ محمد مختار السّلامی کی تصدیرات منقول ہیں، جن میں مذکورہ شیوخ نے تکملہ ہذا کی خصوصیات اور اسلوب و منہج پر روشنی ڈالی ہے۔ سید خالد حسن الهنداوی نے تکملہ فتح الملہم کی خوبیوں کو اشعار یہ پیرایہ میں بعنوان "الشعر الملهم فی تکملة فتح الملهم" بیان کیا ہے۔ یہ اشعار بھی جلد اول کے آغاز میں موجود ہیں۔ "کلمة المؤلف" کے تحت صاحب تکملہ نے تحریرِ شرح کے احوال، اسلوب اور خصوصیات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس جلد میں کتاب "الرضاع"، کتاب "الطلاق"، کتاب "اللعان"، کتاب "العتق"، کتاب "البیوع"، کتاب "المساقاة والمزارعة" کی احادیث کی شرح اور متعلقہ مباحث زیر بحث لائے گئے ہیں۔ یہ چھ سو بانوے (۶۹۲) صفحات پر مشتمل ضخیم ترین جلد ہے۔

جلد دوم: تکملہ کی دوسری جلد کے چھ سو چوالیس (۶۴۴) صفحات ہیں۔ اس جلد میں کتاب "الفرائض"، کتاب "الهبات"، کتاب "الوصیة"، کتاب "النذر"، کتاب "الأیمان"، کتاب "القسامة والمحاربین والقصاص"، کتاب "الحدود"، کتاب "الأقضیة" اور کتاب "اللقطة" سے متعلق مباحث شامل ہیں۔

جلد سوم: شرح ہذا کی جلد سوم میں کتاب "الجهاد والسیر"، کتاب "الامارة"، کتاب "الصید والذبائح"، کتاب "الأضاحی" اور کتاب "الأشربة" کی احادیث مع شرح شامل ہیں۔ اس جلد کے چھ سو اکہتر (۶۷۱) صفحات ہیں۔

جلد چہارم: جلد ہذا چھ سو سات (۶۰۷) صفحات پر مبنی ہے۔ اس میں کتاب "الأطعمة"، کتاب "اللباس والزینة"، کتاب "الآداب"، کتاب "السلام"، کتاب "الطب"، کتاب "قتل الحیات وغیرها"، کتاب "الألفاظ من الآداب وغیرها"، کتاب "الشعر"، کتاب "الرؤیا" اور کتاب "الفضائل" کی احادیث کی شرح اور ان سے متعلقہ مباحث تفصیلاً بیان کیے گئے ہیں۔

جلد پنجم: تکملہ ہذا کی پانچویں جلد میں کتاب "الفضائل"، کتاب "فضائل الصحابة رضی الله عنهم"، کتاب "البر والصلة والآداب"، کتاب "القدر"، کتاب "العلم"، کتاب "الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار" اور کتاب "الرقاق" کی احادیث اور متعلقہ مباحث زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔ یہ جلد چھ سو پینتیس (۶۳۵) صفحات پر مشتمل ہے۔

جلد ششم: تکملہ فتح الملہم کی چھٹی جلد کے دوسری جلدوں کے مقابلے میں سب سے کم چھ سو چار (۶۰۴) صفحات ہیں۔ یہ جلد کتاب "التوبة"، کتاب "صفات المنافقین"، کتاب "صفة القیامة والنار"، کتاب "الجنة وصفة نعیمها وأهلها"، کتاب "الفتن وأشراط الساعة"، کتاب "الزهد والرقائق" اور کتاب "التفسیر" سے متعلقہ احادیث کی شرح اور مباحث کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

تکملہ فتح الملہم کے نسخہ جات

آج کل تکملہ فتح الملہم کے چار معروف نسخے دستیاب ہیں۔ ونسخے دار العلوم کراچی، تیسرا دار القلم دمشق اور چوتھا دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سے شائع کردہ ہے۔ نسخہ جات کے باہمی تقابل و موازنہ سے معلوم ہوا ہے کہ نسخوں میں سرورق اور کتابت کے اختلاف کے علاوہ چند مقامات پر فرق پایا جاتا ہے۔ جو درج ذیل ہے:

نسخہ جات میں تقریظ کا فرق

تکملہ کے نسخہ جدید اور نسخہ دمشق کے آغاز میں الشیخ الدکتور وهبة الزحیلی کی تقریظ دی گئی ہے، جبکہ نسخہ قدیم اور نسخہ بیروت میں موجود نہیں ہے۔

ضخامت کا فرق

نسخہ جات میں ضخامت کے اعتبار سے فرق پایا جاتا ہے۔ قدیم نسخہ جدید نسخہ کی نسبت زیادہ ضخیم ہے۔ قدیم نسخہ کے کل صفحات کی تعداد تین ہزار آٹھ سو ترپن (۳۸۵۳)، نسخہ بیروت کے تین ہزار دو سو نو (۳۲۰۹)، جبکہ نسخہ جدید اور نسخہ دمشق دو ہزار ایک سو پینسٹھ (۲۱۶۵) صفحات پر مشتمل ہیں۔

حوالہ جات کا فرق

نسخہ قدیم اور نسخہ دمشق میں حوالہ جات متن کے ساتھ قوسین () کے اندر درج ہیں جبکہ نسخہ جدید اور نسخہ بیروت میں حواشی میں دیئے گئے ہیں۔

آیات واحادیث۔ مشکّل وغیر مشکّل

نسخہ قدیم میں صحیح مسلم کی احادیثِ مبارکہ غیر مشکّل جبکہ نسخہ جدید، نسخہ بیروت اور نسخہ دمشق میں مشکّل دی گئی ہیں۔ نیز مذکورہ تینوں نسخوں میں متن میں موجود آیات کے اعراب لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

فہارس مباحثِ مستقلہ و أعلام

نسخہ قدیم کے آخر میں تکملہ کی چھ جلدوں کے مباحث اور اعلام کی فہارس دی گئی ہیں جبکہ دیگر نسخوں میں یہ فہارس موجود نہیں ہیں۔

تفاوتِ عبارات

چند مقامات پر تکملہ کے مختلف نسخوں کے مابین عبارات کا اختلاف بھی سامنے آیا ہے۔ مثلاً:

۱۔ کتاب "المساقاۃ والمزارعۃ" باب "لعن آکل الربا" کی حدیثِ مبارکہ ":عن عبد الله، قال: لعن رسول اللهﷺ آكل الربا و موكله، قال: قلت: وكاتبه و شاهديه، قال: انما نحدث بما سمعنا"۔[10] کے لفظ "وکاتبہ" کی شرح میں نسخہ قدیم[11]، بیروت[12] اور دمشق[13] میں ہے" :لأن كتابة الربا اعانة عليه، ومن هنا ظهر أن التوظف فى البنوك الربوية لا يجوز، فان كان عمل الموظف فى البنك ما يعين على الربا، كالكتابة أو الحساب، فذلك حرام لوجهين: الأول: اعانة على المعصية، والثانى: أخذ الأجرة من المال الحرام، فان معظم دخل البنوك حرام مستجلب بالربا، وأما اذا كان العمل لا علاقة له بالربا فانه حرام للوجه الثانى فحسب، فاذا وجد بنك معظم دخله حلال، جاز فيه التوظف للنوع الثانى من الأعمال"۔ "کیونکہ سود کی کتابت سود پر مدد ہے اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ سودی بینکوں میں ملازمت کرنا جائز نہیں۔ اگر بینک میں ملازم کا کام اس نوعیت کا ہو جو سود پر مددگار ہو، جیسے لکھنا یا حساب کرنا ہے، تو ایسی ملازمت دو وجہوں سے حرام ہے: پہلی وجہ معصیت کے اوپر مدد کرنا اور دوسری وجہ حرام مال سے اجرت لینا ہے۔ پس بینکوں کی زیادہ آمدن حرام ہوتی ہے، وہ سود سے حاصل کی جاتی ہے، بہرحال اگر ملازم کا عمل ایسا ہو (کام کی نوعیت ایسی ہو) جس کا سود سے تعلق نہ ہو، تو پھر وہ دوسری وجہ کے باعث حرام ہو گا۔ اگر کوئی ایسا بینک موجود ہو جس کی زیادہ آمدن حلال ہو، تو اس میں دوسری قسم کے کاموں میں ملازمت کرنا جائز ہو گا"۔

نسخہ جدید میں مفتی تقی عثمانی صاحب یوں رقمطراز ہیں: لأن كتابة الربا اعانة عليه، ومن هناظهر أن التوظف فى البنوك الربوية لا يجوز، بأن كان عمل الموظف فى البنك مايعين على الربا، كالكتابة أوالحساب، لأنه اعانة على المعصية وأما اذا كان العمل لا علاقة له بالربا، جاز فيه التوظف، ولا يرد عليه أخذ الأجرة

من المال الحرام، لأن مال البنک الذی تعطی منه الأجرة مخلوط غالبه حلال، لأن غالبه من رأس المال والودائع، والمفروض فیه أنه حلال"۔[14] "کیونکہ سود کا لکھنا سودی معاملات پر معاونت کرنا ہے اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ سودی بینکوں میں ملازمت جائز نہیں، اگر بینک میں ملازم کا کام اس نوعیت کا ہو، جو سود پر معاون ہو، جیسے لکھنا یا حساب کرنا، کیونکہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے اور اگر ملازم کا کام ایسا ہو جس کا سود سے تعلق نہیں، تو بینک میں کام کرنا جائز ہے اور اس پر مال حرام میں سے اجرت لینے کا اعتراض وارد نہ ہو گا، کیونکہ بینک کا وہ مال جس سے اجرت دی جاتی ہے، وہ ملا جلا ہوتا ہے، اس کا غالب حصہ حلال ہوتا ہے کیونکہ اس میں اکثر راس المال ہوتا ہے اور امانتیں ہوتی ہیں اور اس میں فرض کیا جائے گا، کہ وہ حلال ہے"۔

۲۔ حرام اشیاء کے ساتھ علاج کے مسئلہ میں صاحبِ ہدایہ کی درج ذیل رائے" :فقال: اذا سال الدم من أنف انسان یکتب فاتحة الکتاب بالدم علی جبهته وأنفه، یجوز ذلک للاستشفاء والمعالجة۔ ولو کتب بالبول ان علم أن فیه شفاء لا بأس بذلک، لکنه لم ینقل۔ وهذا لأن الحرمة ساقطة عند الاستشفاء۔ ألاتری أن العطشان یجوز له شرب الخمر والجائع یحل له اکل المیتة؟"۔[15] "جب کسی انسان کے ناک سے خون بہہ جائے، تو وہ خون کے ساتھ اپنی پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ لکھ لے، شفا حاصل کرنے اور علاج معالجہ کے لیے ایسا جائز ہے اور اگر پیشاب کے ساتھ لکھے، اگر اسے علم ہو کہ اس میں شفا ہے تو اس کے ساتھ لکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ نقل نہیں کیا گیا اور یہ اس لیے کہ حرمت استشفاء کے وقت ساقط ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ پیاسے آدمی کے لیے ضرورت کے وقت شراب کا پینا اور بھوکے کے لیے مردار کا کھانا حلال ہو جاتا ہے؟ "
نسخہ قدیم میں موجود نہیں۔[16]

۳۔ کتاب "القسامة والدیات" باب "دیة الجنین" کی حدیثِ مبارکہ" :حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی، أخبرنا جریر، عن منصور، عن ابراهیم، عن عبید بن نضیلة الخزاعی، عن المغیرة بن شعبة، قال: ضربت امرأة ضرتها بعمود فسطاط، وهی حبلی، فقتلتها، قال: واحداهما لحیانیة۔ قال: فجعل رسول اللهﷺدیة المقتولة علی عصبة القاتلة، و غرة لما فی بطنها۔ فقال رجل من عصبة القاتلة: أنغرم دیة من لا أکل، ولا شرب، ولا استهل، فمثل ذلک یطل، فقال رسول اللهﷺ أسجع کسجع الأعراب؟ قال: وجعل علیهم الدیة"۔[17] میں "عبید بن نضیلہ" کے ترجمہ میں نسخہ قدیم، بیروت اور دمشق کے نسخہ جات میں مفتی تقی عثمانی صاحب نے بیان کیا" :کذا وقع مصغرا فی النسخ الخمس الموجودة عندی، ولکن ترجمه الحافظ فی التهذیب--- والتقریب، والبخاری فی التاریخ الکبیر--- باسم"عبید بن نضلة"۔ لکن راجعت له تهذیب الکمال للمزی--- فوجدت فیه"نضیلة" موافقا لما ذکره المصنف۔ ثم رأیت ابن حبان ذکره فی کتاب الثقات--- باسم"عبید بن نضلة"، ثم قال: وقد قیل: عبید بن نضیلة الخزاعی، فتبین أنه معروف بکلا الاسمین"۔[18] "موافقا سے عبید بن نضلة" تک کی سطر نسخہ جدید میں نہیں ہے۔[19]

۴۔ چوری کے نصاب کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے دلائل بیان کرتے ہوئے حدیثِ مبارکہ" :لا یقطع فی أقل دینار، أو عشرة دراهم"۔[20] "دینار یا دس دراہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔ کے راوی "حسن بن عمارہ" کے ترجمہ

میں" :وھو الذی صلی علی الامام أبی حنیفة رحمه الله عند و فاته"۔[21] "یہی ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ کی وفات کے وقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی"۔ مذکورہ الفاظ نسخہ قدیم اور بیروت میں موجود نہیں۔[22]

۵۔ کتاب "الحدود" باب" من اعترف علی نفسه بالزنا" کی عبارت" :ودلت ھذہ الروایة علی أن المرأة التی زنا بها ما عزاسمها فاطمة، وھو الذی جزم به الخطیب فی الأسماء المبهمة وقال النووی فی الاشارات الی بیان أسماء المبهمات بعد ذکر قول الخطیب:"قلت: وقیل: اسمها مغیرة"۔[23] "یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ ماعز نے جس عورت کے ساتھ زنا کیا اس کا نام فاطمہ تھا اور یہ وہی ہے جس کے بارے میں خطیب نے "الاسماء المبھمۃ" میں یقین ظاہر کیا ہے اور امام نووی نے "الاشارات الی بیان أسماء المبھمات" میں خطیب کا قول ذکر کرنے کے بعد کہا: میں کہتا ہوں اور کہا گیا: اس کا نام مغیرہ ہے"۔
قدیم نسخہ اور نسخہ بیروت میں نہیں ہے۔[24]

٦۔ کتاب "اللقطة" باب "فی لقطة الحاج" کی درج ذیل عبارت" : قال العبد الضعیف: عفا الله عنه: ھذہ التأویلات کلها سائغة فی حدیث"لا تحل لقطتها الا لمنشد"۔ وأما فی حدیث الباب، فالنهی صریح عن التقاط لقطة الحاج، فیکون حکمها و حکم غیرها مختلفا خلاف ما ذھب الیه الجمہور۔ولکن یظهر لی۔ والله أعلم۔ أن وجه ھذا النهی یؤول الی عدم اختلاف الحکم۔ و ذلک لأن لقطة الحاج انما نهی عن التقاطها، لکون الحاج لا یحمل معه الا حوائجة اللازمة۔ فانه لا یستغنی عن شیئ مما ھو معه۔ فالظاھر أنه حینما یفقد شیئا من ذلک یطلبه فی المکان الذی ترکه فیه، فلو ترک الشیئ فی محله دون أن یلتقطها أحد وجدہ المالک بسهولة، بخلاف ما اذا التقطه المالک و عرفه، فانه ربما یختلف محل الفاقد، والمعرف، فیکون ھذا فی مکة، و زاک فی منی۔ فلا یفید التعریف۔ اذا ثبت ھذا فالظاھر أن لقطة الحاج لا تختلف عن اللقطات الأخری فی الحکم، من حیث أن الأصل فیها أن لا تلتقط الا اذا خیف علیها الضیاع، و لذلک نهی عن التقاط الابل۔ فالنهی عن لقطة الحاج جار علی ھذا الأصل۔ثم ان ھذا الحکم معلول لعلة الأمن من الضیاع و السرقة، یقول ابن الهمام فی فتح القدیر ۵:۳۵۷: "وقد ثبت فی صحیح مسلم أنه علیه الصلاة والسلام نهی عن لقطة الحاج، قال ابن وھب: یعنی: یترکها حتی یجیئ صاحبها، ولا عمل علی ھذا فی ھذا الزمان، لفشو السرقة بمکة من حوالی الکعبة، فضلا عن المتروک۔ والأحکام اذا علم شرعیتها باعتبار شرط، ثم علم ثبوت ضدہ متضمنا مفسدة بتقدیر شرعیته معه، علم انقطاعها، بخلاف العلم بشرعیتها لسبب اذا علم انتفاؤہ، ولا مفسدة فی البقائ، فانه لا یلزم ذلک، کالرمل والاضطباع فی الطواف لاظهار الجلادة"۔

قوله: "عن زید بن خالد الجهنی" ھذا الحدیث مما تفرد مسلم باخراجه من بین الأئمة الستة، وأخرج ابن ماجه(رقم ۲۵۰۳) وأبو داود معناہ عن جریر رضی الله عنه ، قال: "سمعت رسول اللهﷺیقول: لا یؤدی الضالة الاضال"۔قوله: "الاضال" یعنی: رجل ضال عن الصراط المستقیم، ولا یخفی ما فیه من براعة التجنیس۔ والمراد: أن الذی یلتقط ضالةّ۔ لا لتعریفها، بل لتمولها۔ فانه ضال"۔ [25]

نسخہ جدید اور نسخہ دمشق میں نہیں پائی جاتی۔[26]

۷۔ کتاب "الفضائل" باب "اثبات حوض بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیثِ مبارکہ" :وحدثنی ابراهیم بن محمد بن عرعرة، حدثنا حرمی بن عمارة، حدثنا شعبة، عن معبد بن خالد؛ أنه سمع حارثة بن وهب الخزاعی یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول۔ و ذکر الحوض۔ بمثله۔ ولم یذکر قول المستورد وقوله"۔[27] کے راوی "حارثہ" کے ترجمہ میں نسخہ قدیم، بیروت اور دمشق میں بیان کیا گیا ہے" :یعنی ابن وهب الخزاعی رضی الله عنه له صحبة نزل الکوفة، وهو أخو عبید الله بن عمر لأمه، لأن أمهما أم کلثوم بنت جرول الخزاعیة"۔[28]"یعنی ابن وہب الخزاعی رضی اللہ عنہ صحابی تھے، کوفہ میں رہے اور وہ عبید اللہ بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے، کیونکہ ان دونوں کی والدہ ام کلثوم بنت جرول الخزاعیہ تھیں"۔ نسخہ جدید میں مصنف موصوف نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے" :وتزوجها عمر رضی الله عنه، وله فی الصحیحین أربعة أحادیث"۔[29]"حضرت عمر نے ان سے شادی کی اور صحیحین میں ان کی چار احادیث ہیں"۔

۸۔ کتاب "الفضائل" باب "ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیأ قطُّ: فقال: لا، وکثرۃ عطائہ" کی حدیثِ مبارکہ : "وحدثنا ابن أبی عمر۔ واللفظ له۔ قال: قال سفیان: سمعت محمد بن المنکدر یقول: سمعت جابر بن عبد الله۔ قال سفیان: وسمعت أیضا عمرو بن دینار یحدث عن محمد بن علی۔ قال : سمعت جابر بن عبد الله۔ وزاد أحدهما علی الآخر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لو قد جاء نا مال البحرین لقد أعطیتک هکذا و هکذا و هکذا۔ وقال بیدیه جمیعا۔ فقبض النبی صلی الله علیه وسلم قبل أن یجیئ مال البحرین۔ فقدم علی أبی بکر بعده۔ فأمر منادیا فنادی: من کانت له علی النبی صلی الله علیه وسلم عدة أو دین فلیأت۔ فقمت فقلت: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: لو قد جاء نا مال البحرین أعطیتک هکذا و هکذا و هکذا۔ فحثی أبو بکر مرة، ثم قال لی: عدها۔ فعددتها فاذا هی خمس مائة۔ فقال: خذمثلیها"۔[30] کے الفاظ "فحثی أبو بکر مرّة" کی شرح ہذا" :ایٔ أخذ ما یملأ کفیه، وقال بعض أهل اللغة: الحثیة: ما یملأ الکف، والحفنة ما یملأ الکفین۔ ولکن ذکر أبو عبید الهروی: أن الحثیة والحفنة بمعنی۔ وهذا الحدیث شاهد لذلک؛ لأن أبا بکر انما ملأ اقتداء رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث کان قد جمع کفیه عند قوله: "هکذا"۔ وحثی یحثی وحثا یحثو لغتان صحیحتان"۔[31]"یعنی اتنا مال لیا جو دو ہتھیلیوں کو بھر دے اور بعض اہل لغت نے کہا: الحثیۃ سے مراد ہے: جو ہتھیلی کو بھر دے اور الحفنۃ جو دو ہتھیلیوں کو بھر دے۔ لیکن ابو عبیدہ الھروی نے ذکر کیا: کہ الحثیۃ اور الحفنۃ ہم معانی ہیں۔ اور یہ حدیث اس کا شاھد (گواہ) ہے۔ حضرت ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں کو بھرا تھا، کیونکہ آپ ﷺ نے بھی اپنے اس قول "ٲھکذا" کے وقت دونوں ہاتھوں کو بھرا تھا اور حثی یحثی اور حثا یحثو دونوں لغات صحیح ہیں"۔

نسخہ قدیم اور نسخہ بیروت میں نہیں ہے۔[32]

۹۔ کتاب "الفضائل" باب "فی خیر دور الانصار رضی اللہ عنھم" کی حدیثِ مبارکہ " :عن أبی أسید، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: خیر دور الأنصار بنو النجار۔ ثم بنو عبد الأشهل، ثم بنو الحارث بن

الخزرج۔ ثم بنو ساعدة۔ وفي كل دور الأنصار خير۔ فقال سعد: ما أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قد فضل علينا۔ فقيل: قد فضّلكم على كثير"۔[33] کے الفاظ "ثم بنو الحارث بن الخزرج" کی درج ذیل شرح "أی الأكبر، أی ابن عمرو بن مالك بن الأوس، المذكور ابن حارثة"[34] نسخہ قدیم اور نسخہ بیروت میں موجود نہیں ہے۔[35]

الفاظ کا فرق

تکملہ کے نسخہ جات میں درج ذیل مقامات پر الفاظ کا فرق پایا گیا ہے۔

عبارت ۱:

نسخہ قدیم ونسخہ بیروت: "فحاول بعض المغرمين بالأفكار الغربية من المنتمين الى الاسلام۔۔۔۔"[36]

نسخہ جدید ونسخہ دمشق: "فحاول بعض المغرمين بالأفكار الغريبة من المنتمين الى الاسلام۔۔۔۔"[37]

عبارت ۲:

"الخلط" (مناسبت / شرکت) کی تفسیر میں بیان کیا:

نسخہ قدیم ونسخہ بیروت: "هی معرفته بمعا ملته و مداينته"۔[38]

نسخہ جدید: "هی معرفته بمعا ملته و مدنيته"۔[39]

عبارت ۳:

نسخہ قدیم ونسخہ بیروت: "وكذلك الاستدلال بفضيلة أهل بدر على أهل أحد استدلال فی محله"۔[40]

نسخہ جدید ونسخہ دمشق: "وكذلك الاستدلال بفضيلة أهل بدر على أهل أحد استدلال فی غيرمحله"۔[41]

ترتیب کا فرق

تکملہ کے نسخوں کے باہمی تقابل سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر نسخوں میں ترتیب کا فرق بھی پایا گیا ہے۔

۱۔ کتاب "قتل الحيات وغيرها" باب "فضل سقی البهائم المحترمة واطعامها" کی حدیثِ مبارکہ" =:عن أبی هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بينما كلب يطيف بركية قد كاد يقتله العطش، اذ رأته بغی من بغايا بنی اسرائيل، فنزعت موقها، فاستقت له به، فسقته اياه، فغفرلها به"۔[42] کے لفظ "بركية" کی شرح نسخہ قدیم اور نسخہ بیروت میں "یطیف" کے بعد[43] جبکہ نسخہ جدید اور نسخہ دمشق میں سب سے اخیر میں "فغفرلها" کے بعد کی گئی ہے۔[44]

۲۔ کتاب "الفضائل الصحابة" باب "فضائل علی رضی اللہ عنہ" کی حدیثِ مبارکہ" :عن عامر بن سعد ابن أبی وقاص، عن أبيه، قال: أمر معاوية بن أبی سفيان سعدا فقال: ما منعک أن تسّب أبا التراب؟ فقال: أما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلن أسبّه۔ لأن تكون لی واحدة منهن أحبّ الیّ من حمر النعم۔ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول له، خلّفه فی بعض مغازيه، فقال له علی: يا رسول الله! خلّفتنی مع النساء والصبيان؟ فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: أما ترضى أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى؟ الا أنه لا نبوة بعدی۔ وسمعته يقول يوم خيبر: لأعطين

الراية رجلا يحب الله ورسوله، و يحبه الله ورسوله۔ قال: فتطاولنا لها، فقال: ادعوا لی علیا، فأتی به أرمد۔ فبصق فی عینه و دفع الراية اليه۔ ففتح الله علیه۔ ولما نزلت هذه الآية: فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال: اللهم! هؤلاء أهلی"۔[45] کے الفاظ "اللّٰھم ھؤلاء أھلی" کی شرح کی تحت مفتی تقی عثمانی صاحب نے نسخہ قدیم، بیروت اور دمشق میں اس حدیث سے روافض کے استدلال کا ذکر کیا[46] جبکہ نسخہ جدید میں اس استدلال کا ذکر باب "فضائل أھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیثِ مبارکہ" :عن صفية بنت شيبة، قالت: قالت عائشة: خرج النبی صلی الله علیه وسلم غداة و علیه مرط مرحل من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی فأدخله، ثم جاء الحسین فدخل معه، ثم جائت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علی فأدخله، ثم قال: انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا"۔[47] کے تحت کیا۔[48] سیاق کلام کے اعتبار سے اس استدلال کا یہیں ہونا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث

المختصر یہ کہ تکملہ فتح الملہم کو شروحِ صحیح مسلم میں امتیازی مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتی محمد شفیع کے حکم پر یہ شرح لکھی۔ پے درپے مشغولیات، لگاتار اسفار اور متفرق انواع کی مصروفیات کی وجہ سے صاحب تکملہ نے اٹھارہ سال اور نو ماہ کی مدت میں اس شرح کی تکمیل کی۔ چھ جلدوں پر مشتمل شرحِ ہذا کے چار معروف نسخے دستیاب ہیں جن میں ضخامت، حوالہ جات، الفاظ اور عبارات کا تفاوت پایا جاتا ہے۔ جدید انداز و اسلوب پر مرتب یہ شرح ایک امتیازی مقام کی حامل ہے۔ اس میں حدیث و فقہ کی متداول اور اساسی کتب پر انحصار کیا گیا ہے۔ مولانا تقی عثمانی صاحب کو چونکہ انگریزی زبان پر قدرت اور عصری علوم میں دسترس حاصل ہے۔ انہوں نے مسائلِ جدیدہ کے حل میں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کیا اور قدرت کی طرف سے انہیں اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت، مختلف اسلامی بینکوں اور اقتصادی مراکز میں جدید مسائل کو سمجھنے اور ان کے شرعی احکام واضح کرنے کے مواقع میسر آئے۔ چنانچہ انہوں نے اس شرح میں جدید مسائل کا حل بھی امت کے سامنے پیش کیا ہے۔

References

[1] Muftī Ṭaqī Usmānī, *Takmilah Fatḥ al-Mulhīm,* (Karāchī, Maktaba Dār al-'Ulūm 1422H), I:10.
[2] Takmilah, I:3-4.
[3] Kalimāt al-Mu'allif lil-Ṭib'al-Awwal, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I:4
[4] Kalimāt al-Mu'allif lil-Ṭib'al-Awwal, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I:4
[5] Ṭaqī Usmānī, *Al-Balagh Bayād Fuqihah Millet Ḥaḍrat Muḥammad Shafi',* (Karāchī, Maktaba Dār al- 'Ulūm),1426H, I:299.
[6] Kalimāt al-Mu'allif lil-Ṭib'al-Awwal, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I:4.
[7] Kalimāt al-Mu'allif lil-Ṭib'al-Awwal, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I:27.
[8] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I:27.
[9] Majallah al-Balagh, Karachi, Jild: 29, Shumārah: 3/4, Sitambar, Aktūbar, 1415 H, 82.

[10] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I: 618,619.
[11] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I: 619.
[12] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* 7:575.
[13] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I: 388,389.
[14] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* I: 388.389.
[15] Nuskha Jadīd, 2:180; Nuskha Bīrūt, 8:263; Nuskha Dimashq, 2:180.
[16] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* 2:303.
[17] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Qadīm, 2:382, 383.
[18] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Qadīm, 2:382; Nuskha Bīrūt, 8: 330,331; Nuskha Dimashq, 2:226.
[19] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* 2:226.
[20] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 2:390.
[21] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Jadīd,* 2:232; Nuskha Dimashq, 2:232.
[22] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 2:390; Nuskha Bīrūt, 8:338.
[23] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Jadīd,* 2:261; Nuskha Dimashq, 2:261.
[24] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 2:438; Nuskha Bīrūt, 8:387.
[25] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 2:624; Nuskha Bīrūt, 8:547; 548.
[26] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Jadīd,* 2:371; Nuskha Dimashq, 2:371.
[27] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 4:509.
[28] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: Nuskha Qadīm, 4:509; Nuskha Bīrūt, 10:445; Nuskha Dimashq, 4:300.
[29] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* 4:300.
[30] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 4:526, 528.
[31] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Jadīd, 4:310; Nuskha Dimashq, 4:310.
[32] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: Nuskha Qadīm, 4:528; Nuskha Bīrūt, 10:459.
[33] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm,* 5:279, 280.
[34] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Jadīd, 5:142; Nuskha Dimashq, 5:142.
[35] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Qadīm, 5:280; Nuskha Bīrūt, 11:215.
[36] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Qadīm, 2:314; Nuskha Bīrūt, 8:373.
[37] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Jadīd, 2:187; Nuskha Dimashq, 2:187.
[38] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Qadīm, 2:548; Nuskha Bīrūt, 8:481.
[39] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim,* Nuskha Jadīd, 2:326; Nuskha Dimashq, 2:326.

[40] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, Nuskha Qadīm, 3:444; Nuskha Bīrūt, 9:369.
[41] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, Nuskha Jadīd, 3:285; Nuskha Dimashq, 3:250.
[42] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm*, 4:408, 409.
[43] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, Nuskha Qadīm, 4:408; Nuskha Bīrūt, 10:357.
[44] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, Nuskha Jadīd, 4:241; Nuskha Dimashq, 4:241.
[45] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*: *Nuskha Qadīm*, 5:103, 105.
[46] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, Nuskha Qadīm, 5: 101,105; Nuskha Bīrūt, 11:83; Nuskha Dimashq, 5:57.
[47] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, 5:133.
[48] Kalimāt al-Mu'allif, *Takmilah Fatḥ al-Mulhim*, 5:69,70.